

آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاست

بارہویں جماعت کے لیے سیاسیات کی درسی کتاب



5281

جامعہ ملیہ اسلامیہ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یا دواشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکائیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تریل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چھپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کمپنس
شری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشکری III اسٹیج

بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کمپنس
ہمتقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی

کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کمپنیکس
مالی گاؤں

گوہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2009 شراون 1931

دیگر طباعت

فروری 2013 ماگھ 1934

جون 2015 جیشٹھ 1937

جون 2017 آشاڑھ 1939

اگست 2018 بھادری 1940

مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2009

قیمت : ₹ 000.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلیکیشن ڈویژن : محمد سراج انور

چیف ایڈیٹر : شوبیتا پٹل

چیف پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا

چیف بزنس مینجر : بیباش کمار داس

ایڈیٹر : سید پرویز احمد

پروڈکشن اسسٹنٹ : سنیل کمار

سرورق اور لمے آؤٹ : تصاویر کارٹو گرافی

شو تیاراؤ : عرفان اے۔ آر۔ کے گرافکس

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،

شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

_____ میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچبلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیارخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ تنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی کمیٹی برائے درسی کتاب کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سماجی علوم کی درسی کتب کی مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کاروں جناب یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پلشیکر کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی

تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے جناب انعام الحق علمی اور جناب مجیب الرحمن کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 دسمبر 2006



پڑھنے والوں کے نام خط

اب جب کہ ہندوستان کی آزادی کے ساٹھ سال پورے ہو چکے ہیں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے ہوئے زمانے پر غور کریں اور اس کا جائزہ لیں۔ گذشتہ چھ دہائیوں میں ہماری جمہوریت میں رجحانات و نظریات، کمزوریوں اور توانائیوں کے اعتبار سے بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ان کے باوجود لچسپ بات یہ ہے کہ نوجوان نسل اس تاریخ کے بارے میں بہت کم جانتی ہے۔ آپ کو آزادی کی جدوجہد کے بارے میں خاصی معلومات ہوگی کیونکہ آپ تاریخ کی درسی کتابوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو میڈیا کی بدولت عصری سیاست سے بھی واقفیت ہوگی۔ لیکن نوجوان نسل میں کم لوگ ہی اس زمانے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں جو جنگ آزادی کو عصری سیاست سے جوڑتی ہے۔ زیر نظر کتاب کا مقصد اسی خلا کو پُر کرنا ہے۔ یہ کتاب ہماری جمہوریت کے سفر کی گذشتہ چھ دہائیوں کی کہانی دوہراتی ہے تاکہ آج کے سیاسی ماحول کا صحیح پس منظر سمجھ میں آسکے۔

یہ کتاب گذشتہ چھ دہائیوں کے گزرے ہوئے سیاسی واقعات کی تاریخ و ارتزبیب نہیں ہے۔ ہم نے گذشتہ چھ دہائیوں کی تاریخ کو بعض خاص لیکن اہم مسائل اور نظریات سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے شروع کے آٹھ ابواب میں ہندوستانی سیاست کے ایک خاص زمانے کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ان مسائل اور نظریات پر مرکوز رہتے ہوئے جو اس زمانے میں خاص اور اہم تھے۔ آخری باب میں ان مسائل کا تعارف شامل ہے جو حالیہ برسوں میں ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ عام طور سے سیاست کو بڑے رہنماؤں کے درمیان طاقت کا کھیل سمجھا جاتا ہے اور ایک طرح سے صحیح بھی ہے۔ بلاشبہ سیاست طاقت کے لیے ہے لیکن سیاست کا مقصد اجتماعی فیصلے کرنے، اختلافات ختم کرنے اور ایک رائے ہونے کا بھی نام ہے۔ اسی لیے ہم اپنے مشترکہ معاملات بغیر سیاست کے انجام دے ہی نہیں سکتے۔ بالکل اسی طرح یہ بات بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ بڑے بڑے رہنما سیاست کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور سیاست کے طریق کار کو متاثر کرتے ہیں۔ لیکن سیاست دراصل چند افراد کی امتگوں اور مایوسیوں کے گھیرے میں قید کوئی کہانی نہیں ہے اسی وجہ سے آپ اس کتاب میں شخصیات پر زیادہ توجہ نہیں پائیں گے۔ آپ کو کچھ لوگوں کی سوانح یا زندگی کے خاکے ملیں گے تاکہ آپ اس زمانے کو بہتر طور سے سمجھ سکیں۔ لیکن ہم آپ سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ آپ ان کی زندگی کے واقعات کو حفظ کریں۔

اس زمانے کو اچھی طرح سے سمجھنے کے لیے ہم نے اس کتاب میں کارٹون، نقشے اور دوسری تصاویر شامل کی ہیں۔ دوسری کتابوں کی طرح، اپنے معصوم لیکن گستاخانہ سوالات اور تبصرہ کے ساتھ انی اور منی بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ اب تک آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ انی اور منی جو کچھ کہتے ہیں وہ اس کتاب کا نقطہ نظر نہیں ہے۔ آپ اور اس کتاب کے مصنف انی اور منی سے اتفاق یا اختلافات رکھ سکتے ہیں لیکن ان کی طرح آپ کو بھی ہر چیز پر سوال کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

اس کتاب میں اُس زمانے کی شخصیات یا واقعات پر کوئی فیصلہ یا رائے دینے سے پرہیز کیا گیا ہے۔ کتاب کا مقصد آپ کو اس زمانے کے بارے میں معلومات اور ان معلومات یا ماحول کا پس منظر فراہم کرنا ہے تاکہ آپ سیاست میں ایک زیادہ باخبر اور زیادہ



سوچی سمجھی راہ اختیار کر سکیں خواہ وہ سیاست کے طالب علم کی حیثیت سے ہو یا اس ملک کے شہری کی حیثیت سے۔ اسی لیے ہم نے اس کتاب میں جو کچھ کہا ہے وہ غیر جانبدارانہ طریقے سے کہا ہے اور آخری رائے کے لیے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ یہ آسان کام نہیں تھا اس لیے کہ اس موضوع کی کتاب میں متنازعہ مسائل سے دامن بچانا بہت مشکل ہے۔ اس زمانے کے بہت سے اہم واقعات اور مسائل گہرے سیاسی اختلافات کا سبب تھے اور اب بھی ہیں۔

اس کتاب کو تکمیل کرنے والی ٹیم نے ہر موضوع پر بحث کی ہے اور غیر جانبدارانہ طرز کو قائم رکھنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں۔ سب سے پہلے تو کسی بھی متنازعہ مسئلہ کی بحث میں ایک سے زیادہ نقطہ نظر پیش کیے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مستند اور معتبر حوالوں اور ذرائع کا استعمال کیا ہے جیسے کہ کمیشن اور عدالتوں کے فیصلے۔ تیسرے یہ کہ واقعات بیان کرنے میں کئی طرح کے ذرائع استعمال کیے گئے ہیں جن میں علمی تحریروں سے لے کر اخبارات اور مختلف رسائل کی رپورٹیں شامل ہیں۔ چوتھے یہ کہ وہ سیاستداں جو اب تک سیاست میں سرگرم عمل ہیں اس کتاب میں ان کے تفصیلی ذکر سے احتراز کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا لکھنا اس اعتبار سے بھی ایک زبردست چیلنج تھا کیونکہ اس زمانے کے بارے میں کافی معلومات موجود نہیں ہیں۔ اکثر تاریخی دستاویزات محققین کو دستیاب نہیں ہیں۔ اس زمانے کی مستند تاریخی کتب بھی موجود نہیں ہیں جن پر ہم اس درسی کتاب کے معیار کے مطابق بھروسہ کر سکیں۔ کمیٹی برائے درسی کتاب نے اس چیلنج کو ایک موقع میں تبدیل کر دیا۔ ہم کمیٹی کے ممبران کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کے مختلف ابواب کے مسودہ لکھنے میں صرف کیا۔ ہم خاص طور سے پروفیسر ریکھا چودھری اور سریندر جودھکا کے ممنون ہیں جنہوں نے بالترتیب جموں و کشمیر اور پنجاب کے اوپر مسودات تیار کیے۔

اس کتاب کی اہمیت اور موضوع کی حساسیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسودہ کو مزید جانچ پڑتال کے لیے سیاستدانوں اور تاریخ دانوں کے گروپ کی نظروں سے بھی گزرنا چاہیے۔ سب سے پہلے ہم نے متن کی غیر جانبداری اور واقعات کی صحت اور درستگی پر کھنے کے لیے تین قارئین۔ ڈاکٹر رام چندر گوبا، پروفیسر سنیل کھلانی اور ڈاکٹر مہیش رنگا راجن کا انتخاب کیا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست قبول کی اور مسودے کو پڑھنے اور اس پر تبصرہ کرنے کے لیے وقت دیا۔ ان کی رائے نے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمیں کئی غلطیوں سے محفوظ رکھا۔ اس سلسلہ میں ہم خاص طور سے رام چندر گوبا کے ممنون ہیں کیونکہ ہم نے ان کی کتاب 'انڈیا آفسر گاندھی' سے بے پناہ فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر فلپ اولڈن برگ نے بھی کتاب کے کچھ حصے پڑھے اور ہمیں قیمتی مشورے دیے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ نیشنل مانیٹرنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے ہمیں نامور علما جیسے پروفیسر مرناں مری، جی۔ پی۔ دلپش پانڈے اور گوپال گرو کا تعاون ملا جنہوں نے کتاب کو کم سے کم تین بار پڑھا۔ اس کے علاوہ ہم این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر کرشن کمار اور مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں اپنی مدد، مشوروں اور رہنمائی سے ہمیں نوازا۔ پروفیسر لیش پال نے بھی اس کتاب کی تیاری میں جس دلچسپی اور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے وہ تہہ دل سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہم سی ایس ڈی ایس، نئی دہلی کے لوک نیٹی پروگرام کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں اس کتاب کی تیاری کے لیے





وسائل اور کتاب تیار کرنے کے دوران گھر جیسا موحول فراہم کیا۔ سی ایس ڈی ایس کے کئی افراد جنہوں نے اپنی استطاعت سے زیادہ اس کتاب کی تیاری میں ہماری مدد کی ان میں سنجیر عالم، اویناش جھا، بالاجی مدلیق اور ہمانشو بھٹا چاریہ اور سرائے کے رومی کانت اور محمد قریشی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ہم ڈاک ٹکٹ جمع کرنے والے بیورو کے بھی شکر گزار ہیں خاص طور سے کاویری بنرجی اور انڈین پوسٹل سروسز کے نیرج کمار اور سندھیا۔ آر۔ کٹیکنتی کے، جنہوں نے بڑی تعداد میں ڈاک کے ٹکٹوں تک ہماری رسائی کی اور کتاب میں ان کے استعمال کی اجازت دی۔ ملند چپا نر کر نے فلموں کے انتخاب میں، رادھیکا مینن نے اہم معلومات جمع کرنے میں، ویل مدگل، ریتو اور دھرم ویر نے ہندوستان ٹائمز فوٹو لائبریری کے قیمتی ذخیرہ تک ہماری رسائی میں؛ بھانو چوبے اور ایسے چھا جلائی نے نئی دنیا کے آرکائیوز کے استعمال میں، راجندر بابو نے دی ہندو لائبریری سے تراشے اور تصاویر جمع کرنے میں، مشی گن یونیورسٹی لائبریری اور نہرو میموریل میوزیم لائبریری، نئی دہلی کے ذمہ داران کے ہم شکر گزار ہیں۔

الیکس جارج، پنکج پنکر، کے۔ کے۔ کیلاش، اور ایم منیشا، آرکائیوز میں تحقیقی کام، مرئی نقشوں کی تلاش اور حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والی ٹیم کے لیے بڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔ اگر ان کی کثیر جہتی مدد، خاص طور سے پنکج پنکر کا غیر محدود خلوص شامل حال نہ ہوتا تو یہ کتاب موجودہ شکل میں نہ ہوتی۔ پروف ریڈنگ کے لیے انو پمارائے شکریہ کی مستحق ہیں۔ اس کتاب کی صورت اور تاثر کے لیے عرفان خان ذمہ دار ہیں جو انی اور منی کے خالق بھی ہیں۔ اے۔ آر۔ کے۔ گرافکس نے گراف اور نقشے تیار کیے ہیں۔ کتاب کا ڈیزائن شوبیتارائ کی جمالیاتی حس اور ذوق کا آئینہ دار ہے اس پروجیکٹ میں شرکت اور اس کی روح کو قائم رکھنے میں ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ این سی ای آر ٹی کی چیف ایڈیٹر شوبیتا پل نے اپنے فرائض کے اوقات سے بڑھ کر اس پروجیکٹ کے لیے وقت دیا۔ ہم ان کے بے مثال صبر اور پیشہ ورانہ مہارت کے لیے شکر گزار ہیں۔

یہ کتاب ہندوستانی جمہوریت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے ایک نذرانہ ہے۔ اس حقیر پیش کش کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک میں جمہوری بحث و مباحثہ اور گفتگو کو مزید موثر بنا سکے۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب اسی جذبے کے ساتھ پڑھی جائے گی اور نہ صرف سیاسیات کے طالب علموں بلکہ ہمارے ملک کی نوجوان نسل کے ایک بڑے طبقہ کو بھی اس کتاب سے فائدہ پہنچے گا۔

سہاس پلشیکر اور یوگیندر یادو

خصوصی صلاح کار

ابول کمار سنگھ

صلاح کار

مزید مطالعے کے لیے...

گرین ولے آسٹن، 1999، ورکنگ اے ڈیمو کریٹک کانسٹی ٹیوشن: دی انڈین ایکسپیرینس، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

پال آر۔ براس، 1994 (دوسرا ایڈیشن)، دی پالیٹکس آف انڈیا سنس انڈی پینڈنس، کمبرج یونیورسٹی پریس (ہندوستان میں، فاؤنڈیشن بکس سے شائع) دہلی

پن چندرا، مردولا کھر جی اور آدتیہ کھر جی، 2000، انڈیا آفٹر انڈی پینڈنس (1947-2000) پیٹکون بکس، دہلی

پرتھوچر جی (مرتب)، 1997، اسٹیٹ اینڈ پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

فرانسین آر۔ فرینکل، 2005، انڈیا: پولیٹیکل اکنومی (1947-2004)، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

رام چندر گوبا، 2007، انڈیا آفٹر گاندھی: ہسٹری آف دی ورڈس لارجسٹ ڈیمو کریسی، پکاڈورا انڈیا، دہلی

نیر جاگوپال جایل (مرتب)، 2001، ڈیمو کریسی ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

سُدتا کوئی راج (مرتب)، 1997، پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

سنیل کھلانی، 2003 (پیپر بیک)، دی آئیڈیا آف انڈیا، پیٹکون، لندن

رجنی کوٹھاری، 1985، پالیٹکس ان انڈیا، اوریینٹ لانگ مین، دہلی

پرتاپ بھانومبہ، 2003، دی برڈن آف ڈیمو کریسی، پیٹکون بکس، دہلی

اچن وناٹک، 1990، دی پین فل ٹرانزیشن: بورژوائی ڈیمو کریسی ان انڈیا، ورسو، لندن اور نیو یارک



کمٹی برائے درسی کتب

چیرپرن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم، سینٹر سکندری سطح پر
ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

سہاس پلشیکر، پروفیسر، شعبہ سیاسیات، پونہ یونیورسٹی، پونہ
پولندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (سی ایس ڈی ایس)، دہلی

صلاح کار

اُجول کمار سنگھ، ریڈر، شعبہ سیاسیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی

اراکین

اُدیتہ نگم، فیلو، سی ایس ڈی ایس، دہلی
اکھل رنجن دتہ، لیکچرر، شعبہ سیاسیات، گوہاٹی یونیورسٹی، گوہاٹی
الکس جارج، آزاد محقق، ایروٹی، کیرالہ

انور ادھاسین، پرنسپل، دی سری جن اسکول، نئی دہلی
بھارانی این، فیکلٹی، انٹرنیشنل اکیڈمی آف کری ایٹیوٹیٹنگ (IAC)، بنگلور

دوائے پایان بھٹا چاریہ، فیلو، سی ایس ڈی ایس، کولکاتا
کیلاش کے۔ کے، لیکچرر، شعبہ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ

ایم منیشا، سینئر لیکچرر، لورینو کالج، کولکاتا

منجری کاٹجو، ریڈر (سیاسیات)، حیدرآباد یونیورسٹی، حیدرآباد

پنکج پشکر، سینئر لیکچرر، لوک نیتی، سی ایس ڈی ایس، دہلی

ملاؤ۔ ایس۔ وی۔ پرساد، لیکچرر، ڈی ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیشوری دلش پانڈے، ریڈر (سیاسیات)، پونہ یونیورسٹی، پونہ

سجل ناگ، پروفیسر، آسام یونیورسٹی، سلچر

سندیپ شاستری، ڈائریکٹر، آئی اے سی ٹی، بنگلور

شیلندر کھرات، لیکچرر (سیاسیات)، شنڈے سرکار کالج، کولہاپور، مہاراشٹر

سری لیکھا کھرچی، پی جی ٹی، سینٹ پال اسکول، نئی دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

نجنے دوہے، ریڈر، ڈی ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی



مشوروں کے لیے گزارش

یہ کتاب آپ کو کیسی لگی؟ اس کتاب کے مطالعے یا استعمال کے اپنے تجربے کو لکھیے۔ کون کون سے مسائل آپ کو پیش آئے؟ آپ اسی کتاب کے اگلے ایڈیشن میں کیا تبدیلیاں چاہتے ہیں؟

ان تمام باتوں کے بارے میں یا تمام دیگر مشوروں سے ہمیں ضرور نوازیں۔ آپ خواہ استاد ہوں، والدین ہوں یا طالب علم یا عام قاری ہوں۔ آپ کا ہر مشورہ ہمارے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

براہ کرم اپنے مشورے ہمیں اس پتے پر ارسال کریں:

کوآرڈینیٹر (سیاسیات)

ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، سری اربند مارگ، نئی دہلی۔ 110016

آپ ای میل بھی روانہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارا پتہ ہے politics.ncert@gmail.com



اظہار تشکر

اس درسی کتاب میں شامل ڈاک ٹکٹوں، کارٹونوں، اخبار کے تراشوں، تصاویر اور متن کے اقتباسات کے لیے درج ذیل افراد اور اداروں کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ڈاک ٹکٹ

اس کتاب میں استعمال کیے گئے تمام ڈاک ٹکٹوں کے لیے محکمہ ڈاک و تار، حکومت ہند کے دی نیشنل فلاٹیلی بیورو کے شکر گزار ہیں۔

کارٹون

صفحہ 71، 72، 84، 87، 96، 100، 110، 113، 114، 118، 120، 124، 127، 177، 182 اور 184 پر آر۔ کے۔ لکشمین کے کارٹونوں کے لیے شکرنارائن اور ٹائمز آف انڈیا صفحہ 21، 22، 26، 28، 40، 56 اور 62 پر شکر کے کارٹونوں کے لیے چلڈرن بک ٹرسٹ؛ صفحہ 93، 96، 101 اور 164 پر کٹی کے کارٹون کے لیے لاونگ و دکنی، فری پریس؛ صفحہ 52 اور 150 پر کارٹونوں کے لیے سدھیردر، سدھیر تیگ اور یو این ڈی پی اور پلاننگ کمیشن؛ صفحہ 103 پر ابو کے کارٹون کے لیے جاکئی ابراہیم؛ صفحہ 127 پر اتن رائے کے کارٹون کے لیے انڈیا ٹوڈے؛ صفحہ پر کارٹون کے لیے روی شکر؛ صفحہ 181 اور 186 پر کارٹونوں کے لیے اجیت مینن؛ صفحہ 173 پر رام بابو ماتھر کے کارٹون اور صفحہ 184 پر سدھیر تیگ کے کارٹون کے لیے ایس جی ٹی بک آف کارٹونس کے بے حد ممنون ہیں۔

تصاویر

صفحہ 2 اور 13 پر تصاویر کے لیے سینیل جناح؛ صفحہ 7، 33، 141، 143 اور 159 پر تصاویر کے لیے دی ہند؛ صفحہ 9 اور 17 پر تصاویر کے لیے ڈی پی اے/پی آئی بی؛ صفحہ 49، 125، 132، 135، 34 اور سرورق پرکولاج کے لیے ہندوستان ٹائمز؛ صفحہ 3، 10 اور 64 پر تصاویر کے لیے نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری؛ صفحہ 6، 7، 42 اور 70 پر ہومی ویر والا کی تصاویر کے لیے سینیہ گدیہوک؛ صفحہ 145 پر تصویر کے لیے انڈیا ٹوڈے؛ صفحہ 88 اور 173 پر تصاویر کے لیے رگھورائے؛ صفحہ 55 پر تصویر کے لیے کمار پاپا انسٹی ٹیوٹ آف گرام سوراج؛ صفحہ 150 پر تصویر کے لیے پنکج پشکر صفحہ 43 پر تصویر کے لیے رابن شاپٹپ راج مکمل پرکاشن؛ صفحہ 147 پر تصویر کے لیے نرمدا، سچاؤ تحریک کا اور پشت پر شامل تصویر کے لیے آئوٹ لک کلاسک اور www.thesouthasian.org کے شکر گزار ہیں۔

اخبار کے تراشے

صفحہ 4، 51، 59، 70، 76، 78، 85، 98، 114، 159، 173، 189، 193 اور 195 پر شامل تراشوں (ہسٹری ان دی میکنگ: 75 ائیرس آف دی ہندوستان ٹائمز) کے لیے دی ہندوستان ٹائمز کا؛ صفحہ 171، 175، 76، 114، 159، 163، 167، 168، 171 اور 177 پر شامل تراشوں کے لیے ٹائمز آف انڈیا کا؛

صفحہ 32 اور 33 تراشوں پر شامل خبر کے لیے دی ہندو کا؛ صفحہ 114، 106، 72، 33، 173، 166، 114 اور 189 پر شامل تراشوں کے لیے نئی دنیا کا؛ صفحہ 194 پر شامل تراشے کے لیے دی ہائینیر کا؛ صفحہ 196 پر شامل تراشے کے لیے دی انڈین ایکسپریس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پوسٹر اشتہارات

صفحہ 61، 72، 91، 111، 166، 179، 175 اور 183 پر شامل امول کے اشتہاروں کے لیے جن سی ایم ایم ایف انڈیا کا؛ صفحہ 135 اور 145 پر شامل پوسٹر کے لیے ڈیزائن اینڈ پیپل کا؛ صفحہ 137 پر پوسٹر کے لیے ان ہدرا س ڈی ایچ آر کا؛ صفحہ نمبر 142 پر شامل پوسٹر کے لیے زبان کا؛ صفحہ 154 پر پوسٹر کے لیے اتر اکھنڈ سانسکریٹیک مورچے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رپورٹوں اور کتابوں سے اقتباسات

صفحہ 25، 29، 30، 67، 68، 72 اور 88 پر شامل اقتباسات کے لیے پکا ڈار انڈیا کی اشاعت رام چندر گوبا کی تصنیف انڈیا آفسر گاندھی کا: فیض احمد فیض کی نظم 'صبح آزادی' کے ترجمے کے لیے کے سندھپ دگل؛ امریتا پریتیم کی نظم 'ٹوڈے آئی کال وارث شاہ' کے ترجمے کے لیے امیر راجا کا؛ سعادت حسن منٹو کی کہانی کے لیے راج کمل پرکاش کا؛ فنیو رنا تھ کے میلا آنجل کے ترجمے کے لیے اندرا جگھارے کا اور شری لال شکلا کے راگ درباری کے ترجمے کے لیے گلین رائٹ کا؛ نام دیوڈ ہسال کی مراٹھی نظموں کے ترجمے کے لیے جینت کروے اور ایلو ر جلیٹ؛ ملک راج آنند اور ایلو ر جلیٹ کی مرتبہ ایسن اینتھولوجی آف دلت لٹریچر، نئی دہلی، 1992؛ رجنی کوٹھاری کی پالیٹکس ان انڈیا، اورینٹ لوگمین، دہلی، صفحات 162، 163؛ پرتھا چٹرجی کی مرتبہ اسٹیٹ اینڈ پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی 1997 کا صفحہ نمبر 448 پر رجنی کوٹھاری کے اقتباسات کے لیے؛ ڈیوڈ بٹلر، اشوک لہری پر نے رائے صفحہ نمبر 149؛ سدھپتا کوی راج صفحہ نمبر 74؛ سنجیو بروا صفحہ نمبر 507؛ جواہر لعل نہرو وزیر اسپیکر، ستمبر 1957 تا اپریل 1961، دہلی، حکومت ہند، وزارت برائے نشریات و اطلاعات، جلد 4، صفحہ 381؛ فرانس آر فرنیکل، 2005، انڈیا ز پالیٹیکل اکانومی (1947-2004)، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی، صفحہ نمبر 71؛ زویا حسن، پارٹیز اینڈ پارٹی پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی 2004، صفحہ 33-34؛ آنند چکروتی، اے ویلج ان چومو سبلی کانسٹی ٹیوٹی ان راجستھان، اے۔ ایم۔ شاہ کی مرتبہ دی گراس روٹ آف ڈیموکریسی، پرامنٹ بلیک، دہلی، 2007؛ جسٹس ناناوتی کمیشن کی رپورٹ، جلد 1، 2005، صفحہ 180؛ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2001-2002، صفحات 317-318 اور شاہ کمیشن، انٹرم رپورٹ، صفحات 101-96، 120-139 کے شکر گزار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کا پی ایڈیٹرز ارشاد نیر اور حسن البتاء، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شائلہ فاطمہ، فلاح الدین اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرس رام کو شک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔



فہرست

پیش لفظ

پڑھنے والوں کے نام خط

iii

v

باب 1

قومی تعمیر کے چیلنج

3

باب 2

ایک پارٹی کی بالادستی کا زمانہ

27

باب 3

منصوبہ بند ترقی کی سیاست

47

باب 4

ہندوستان کے خارجی تعلقات

65

باب 5

کانگریس سسٹم کو درپیش چیلنج اور اس کی بحالی

85

باب 6

جمہوری نظام کا بحران

107

باب 7

عوامی تحریکوں کا عروج

133

باب 8

علاقائی آرزوئیں

155

باب 9

ہندوستانی سیاست میں رونما حالیہ واقعات

181

